

## 117072- تعلیم مکمل کرنے کی بنا پر شادی سے انکار کرنے والے کو نصیحت

### سوال

جناب مولانا صاحب میری بھتیجی تیم ہے اور بھائی کی وفات کے بعد وہ میری پرورش میں ہے، اس لڑکی کے لیے مناسب اور کفو الارشتہ آیا ہے لیکن وہ شادی سے انکار کر رہی ہے اور افسوس یہ ہے کہ وہ گریجویٹ کی تعلیم مکمل کرنے کی بنا پر انکار کر رہی ہے، حالانکہ میں اس کے یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے پر راضی بھی نہیں، چاہے پرائیویٹ طور پر ہی ہو۔

کیونکہ یونیورسٹی میں مخلوط تعلیم اور فساد آپ پر مخفی نہیں، اسی طرح یونیورسٹی گھر سے پچیس کلومیٹر دور ہے جہاں جانے کے لیے عام گاڑی پر جانا پڑتا ہے، آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں بچی کے سارے اخراجات برداشت کر رہا ہوں، اور پھر کسب معاش کے لیے تعلیم کی کوئی اہمیت نہیں، کیونکہ وہ تو فلسفہ کی تعلیم حاصل کر رہی ہے، میں اس سارے معاملات سے انکار کرتا ہوں، برائے مہربانی آپ اس سلسلہ میں کوئی راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

### پسندیدہ جواب

#### اول :

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور اس پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

#### دوم :

اس لڑکی کا اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی شادی کے لیے مناسب اسباب مہیا کیے، اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے جلد شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں“

صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400)۔

اس لڑکی کو اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو شکر کی مستحق ہے، یہ علم میں رکھے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں یہ نعمت نہیں ملی اور ان کو یہ میسر ہی نہیں ہوئی۔

رہی تعلیم تو یہ شادی سے تعارض نہیں رکھتی، بلکہ شادی اور تعلیم دونوں کو جمع بھی کیا جاسکتا ہے، چاہے پرائیویٹ طرز پر ہی تعلیم حاصل کی جائے۔

سوال نمبر (1200)

(اور (103044) کے جوابات میں  
ملازمت اور تعلیم میں مرد و عورت کے اختلاط پر کلام کی گئی ہے، آپ ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اسی طرح فلسفہ کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق حکم دیکھنے کے لیے  
سوال نمبر (88184) کے جواب کا  
مطالعہ کریں۔۔

ذیل میں شادی اور تعلیم کے متعلق ہم آپ کے سامنے شیخ ابن باز اور  
شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی نصیحت پیش کرتے ہیں :  
شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”شادی جلد کرنا واجب ہے، کسی نوجوان کو تعلیم کی بنا پر شادی  
میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، لڑکی کو پڑھائی کے لیے شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے،  
کیونکہ شادی تعلیم میں مانع نہیں ہے، کیونکہ نوجوان آدمی کے لیے شادی کر کے اپنے  
دین اور اخلاق اور اپنی نظر کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھ  
سکتا ہے، اور اسی طرح اگر کسی لڑکی کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ بہتر اور مناسب اور  
اس کے کفو کا رشتہ میسر کر دے تو اسے شادی کرنے میں تاہل نہیں کرنا چاہیے بلکہ وہ  
شادی میں جلدی کرے، چاہیے چاہے وہ میٹرک یا ایف اے کی تعلیم حاصل کر رہی ہو، یا پھر  
گریجویشن کر رہی ہو یہ شادی میں مانع نہیں۔

لہذا جب کوئی برابری کا کفو والا رشتہ آئے تو شادی پر موافقت جلد  
کرنا اور جلد شادی کرنا واجب ہے اس میں تعلیم مانع نہیں ہے، اور اگر اس کے لیے  
تھوڑی سی دیر کے لیے تعلیم چھوڑنی بھی پڑے تو کوئی حرج نہیں، اہم یہ ہے کہ اسے وہ  
تعلیم حاصل کرنی چاہیے جس سے وہ اپنے دین کو پہچان سکے اور باقی اس کے لیے فائدہ  
مند ہے، اور پھر شادی میں خاص کر اس دور میں بہت سارے فوائد ہیں؛ کیونکہ شادی میں  
تاخیر کرنے میں لڑکے اور لڑکی کے ضرر اور نقصان ہے

اس لیے ہر جوان لڑکے اور لڑکی کو اگر صحیح اور مناسب رشتہ میسر ہو تو وہ شادی جلد کریں، تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر عمل کیا جاسکے :

”اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں“

صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

یہ حدیث مرد و عورت سب کے لیے عام ہے، صرف مردوں کے لیے خاص نہیں بلکہ سب کو عام ہے اور سب کو شادی کرنے کی حاجت و ضرورت ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے ”انتہی

دیکھیں : مجموع فتاویٰ و مقالات ممنوعہ (421/20).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

لوگوں میں ایک عام عادت پھیل چکی ہے کہ لڑکی یا اس کا والد میٹرک یا گریجویشن کی تعلیم مکمل کرنے کا کہہ کر آنے والا رشتہ ٹھکرا دیتے ہیں، یا پھر یہ کہ وہ چند برس تک پڑھائی اور پھر شادی کرینگے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو آپ کیا نصیحت کریں گے؛ بعض لڑکیاں تو چالیس برس یا اس سے بھی زیادہ کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں اور ان کی شادی نہیں ہوتی؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اس کے حکم میں ہم یہ کہیں گے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو تم اس کی شادی کر دو“

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو بچا کر دیتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے“

اور شادی نہ کرنا شادی کی بہت ساری مصلحتوں کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے؛ اس لیے میں عورتوں کے اولیاء اور اپنے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پڑھائی کی تکمیل یا پھر پڑھانے کی بنا پر شادی میں رکاوٹ مت ڈالیں، بلکہ شادی کریں اور اس کے لیے ممکن ہے کہ عورت شادی کے بعد تعلیم کی تکمیل کرنے کی شرط رکھے۔

اور اسی طرح سال یا دو برس تک پڑھانے کی شرط رکھے کہ جب تک اولاد نہ ہو وہ پڑھائگی اور پھر چھوڑ دے گی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

یہ کہ عورت ایسے علوم میں گریجویشن کرتی پھرے جس کی کوئی ضرورت نہیں یہ غور و خوض کا محتاج ہے۔

میری رائے تو یہی ہے کہ جب لڑکی پر امری کر لے اور وہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ پڑھنے کے اور لکھنے اور تفسیر پڑھنے کے قابل ہو جائے اور اسے فائدہ دینے لگے تو یہی کافی ہے؛ الایہ کہ اگر کوئی ایسا علم ہو جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور اس کے بغیر کئی چارہ نہ ہو مثلاً میڈیکل وغیرہ لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہ پائی جائے اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو انتہی دیکھیں: فتاویٰ علماء البلد الحرام (390)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب کرے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا اور جن سے راضی ہوتا ہے۔

واللہ اعلم۔